© rasailojaraid.com

تبصرے

حیات وحید الزماں مولانا وحید الزماں وقار نواز جنگ کے سوانح حیات اور علمی و عملی کارنامے از مولانا محمد عبدالحلیم چشتی۔ناشر نور محمد کارخانہ تجارت کتب۔آرام باغ کراچی۔قیمت ۴ روپے۔

مولانا وحید الزماں اپنے عہد کی عجیب و غریب شخصیت تھے۔شروع میں وہ ریاست حیدرآباد دکن میں بیس روپے ماہوار پر نوکر ہوئے، اور ترقی کرتے کرتے وہاں ہائی کورٹ کی ججی تک پہنچے۔ اور وقار نواز جنگ کا خطاب پایا۔آپ نے ریاست کی ۴۲ سال سے کچھ کم ملازمت کر کے پنشن پائی۔لیکن اس ملازمت کے ساتھ ساتھ آپ کی علمی و تصنیفی زندگی کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اور اس ضمن میں انھوں نے اتنا کام کیا کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔

مولانا نے چھوٹی بڑی کوئی ایک سو کتابیں لکھیں۔ ان میں سے صحاح ستہ یعنی بخاری، مسلم، ترمذی ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور امام مالکؒ کی مؤطا کے اردو ترجمے ہیں۔ ایک کتاب تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان ہے۔ پندرہ جلدوں میں ایک کتاب 'اصلاح الہدایہ' ہے جس میں محدثانہ نقطۂ نگاہ سے فقہ حنفی کی مشہور کتاب "ہدایہ" کی اصلاح اور تصحیح ہے۔موضحۃ القرآن کے نام سے قرآن کا اردو ترجمہ اور تفسیر ہے۔فقہ حنفی کی مشہور کتاب شرح الوقایہ کا اردو ترجمہ اور اس کی جامع شرح چار ضخیم جلدوں میں کی۔

مولانا وحید الزماں کی تصنیفی زندگی کا آخری کارنامہ" اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت ہے۔ اس لغت کی انھوں نے خود ہی کتابت بھی کی۔ اس وقت ان کی عمر ستر برس کے قریب تھی۔ وہ اس عمر میں صبح چھ بجے سے شام کے پانچ بجے تک برابر کتابت کرتے رہتے تھے۔ پھر ان کی یہ کوشش بھی تھی کہ ان کی زندگی ہی میں یہ کتاب چھپ جائے۔ اور خدا نے کیا۔ یہ ان کی زندگی میں چھپ گئی۔اس کتاب کی ضخامت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ کارخانہ نور محمدؒ نے اب اسے چھ جلدوں میں شائع کیا ہے اور اس کی قیمت بہتر روپے ہے۔

تصنیف و تالیف میں اپنی اس نادرہ کاری کے ساتھ ساتھ اپنے عقائد میں بھی ایک عجوبہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثابت ہوئے۔ شروع میں وہ کٹر حنفی تھے۔ چنانچہ شرح الوقایہ کے اردو ترجمے کے ساتھ جو شرح لکھی اس میں غیر مقلدین کے تمام اعتراضات کا تار و پود بکھیرا۔ بعد میں وہ غیر مقلد بن گئے لیکن بعض مسائل میں جمہور اہل حدیث سے بھی آپ کا اختلاف رہا۔" اور آخر میں زیر نظر کتاب کے مصنف کے الفاظ میں "حیدر آباد میں امرا کی صحبت، دراسات اللبیب فی اسوۃ الحسنۃ بالحبیب مؤلفہ ملا معین ٹھٹوی اور شیخ طوسی کی مجمع البحرین کے مطالعہ نے اخیر عمر میں اہل بیت سے محبت غلو کے درجہ تک پہنچا دی تھی اور تفضیلی قسم کے تشنن کا رنگ غالب آگیا تھا ۔۔۔۔"

مولانا وحید الزمان ۱۸۵۷ء کے غدر سے سات سال پہلے کانپور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد وہاں کتابوں کے ایک بہت بڑے تاجر اور ناشر تھے۔ غدر میں یہ سب کچھ لٹ پٹ گیا تو وہ حیدر آباد چلے گئے۔ اور وہیں مولانا وحید الزمان کی نشو و نما ہوئی۔

مولانا نے ساری عمر ریاست کی ملازمت کی، لیکن اس ملازمت کے متعلق ان کی نفسی کیفیت کا اندازہ ان کے اس ارشاد سے کیجیے:

"میں اپنے مالک سے بہت شرمندہ ہوں۔ عمر کا اکثر حصہ مشتبہ اموال کھانے میں گزرا لیکن بعض اوقات میں ایسا کیا کرتا تھا کہ تنخواہ کا روپیہ تو اپنے کھانے پینے میں صرف کرتا اور مشتبہ روپیہ سرکاری محصولات اور ریلوے چارج اور نوکروں کی تنخواہ وغیرہ میں دیتا۔ اب جب سے مجھ کو وظیفہ (پنشن) ہو گیا ہے تو کئی مشتبہ ذرائع سے میں علحدہ ہو گیا ہوں لیکن اب بھی جو تنخواہ سرکار سے ملتی ہے وہ بھی مشتبہ میں داخل ہے۔ کیونکہ سرکاری پیسے میں شراب، اور سیندھی اور مسکرات کی آمدنی بھی مخلوط ہے اور جنگلات وغیرہ کی آمدنی جو خلاف شرع ہے، وہ بھی شریک ہے۔ غرض ساری عمر مجھ کو خالص مال حلال طیب جس میں ذرا شبہ نہ ہو، کھانا بہت کم نصیب ہوا ہے۔۔۔"

اور یاد رہے کہ مولانا کو یہ تنخواہ حیدر آباد کی حکومتِ آصفیہ سے ملتی تھی جو ظاہر ہے غیر مسلم حکومت نہ تھی۔ لیکن اس میں بھی انھیں اکل حرام کا شبہ رہتا تھا۔

غرض یہ تھے ہمارے اگلے وقتوں کے بزرگ اور یہ تھا ان کے سوچنے کا انداز۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ نزولِ مسیح کے بھی برابر منتظر رہتے تھے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں: "۔۔۔۔رجب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی دوسری تاریخ یوم دوشنبہ ۱۳۲۵ھ ہے اور اب تک حضرت عیسیٰ نہیں اُترے ..." بیشک زیر نظر کتاب میں فاضل مصنف نے مولانا کے سوانح حیات اور عملی کارنامے بڑی اچھی طرح پیش کیے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ مولانا کی غیر معمولی شخصیت اور ان کے عہد کا تجزیہ بھی کر دیتے اس سے کتاب کی حیثیت بہت بڑھ جاتی اور ہم اس عہد کو خوب سمجھ سکتے۔ (س)

اصحاب بدر

مصنفہ: قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ۔ ناشر: مکتبہ نذیریہ، چیچا وطنی۔

حضرت قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ مرحوم متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ جن میں رحمۃ للعالمین خاص شہرت کی مالک ہے۔ اخلاص، للہیت، علمی گہرائی، تحقیق اور دقتِ نظر ان کی تصانیف کا نمایاں جوہر ہیں۔ وہ ریاست پٹیالہ کے جج تھے اور عہدہ کے اعتبار سے ان کی زندگی بڑی مصروف تھی لیکن اللہ نے ان کو جو علمی ملکہ عطا فرمایا تھا، اس کو انھوں نے نہایت بہتر طور سے استعمال کیا اور اہم موضوعات پر کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی تصنیفات کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انھیں ہر حلقے میں قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ رحمۃ للعالمین کے سوا کئی سال سے ان کی تصنیفات بالکل ناپید ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غالباً وہ ان کی زندگی ہی میں (یعنی ۱۹۳۰ء سے پہلے) طبع ہوئیں اس کے بعد دوبارہ طباعت کی نوبت نہیں آئی۔ جس کے پاس کوئی نسخہ ہے وہ دینے کو تیار نہیں۔ ضرورت تھی کہ ان علمی جواہر پاروں کو دوبارہ زیورِ طبع سے آراستہ کیا جاتا۔ خوشی کی بات ہے کہ چند اصحابِ ذوق نے اس طرف عنانِ توجہ مبذول فرمائی ہے اور مرحوم کے ورثا (جن میں ان کے پوتے قاضی عبدالباقی خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں) سے اجازت لے کر ان کی طبع ثانی کا سلسلہ شروع کیا ہے چنانچہ کچھ عرصہ ہوا سب سے پہلے ان کی تصنیف کردہ تفسیر سورۂ یوسف "الجمال والکمال" دوبارہ شائع ہوئی۔ اب مکتبہ نذیریہ چیچا وطنی کی طرف سے "اصحابِ بدر" نے طباعت و اشاعت کے مراحل طے کیے ہیں۔ امید ہے باقی تصنیفات بھی انشاء اللہ آہستہ آہستہ شائع کی جائیں گی۔

زیر نظر کتاب "اصحابِ بدر" اپنے موضوع کی بہترین کتاب ہے۔ اس کا موضوع وہ معرکۂ کارزار ہے، جو سب سے پہلے مسلمانوں اور مخالفین اسلام کے درمیان بدر کے میدان میں گرم ہوا۔

© rasailojaraid.com